بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام کے بغیر خوشحال زندگی گزاری جا سکتی ہے تو اسلام کی ضرورت کیا ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اسلام کی کیا ضرورت ہے؟ کیا اسلام کو مانے بغیر انسان اچھی زندگی نہیں گزار سکتا؟ ہم دنیا بھی لاکھوں کروڑوں لوگوں کو دین کے انکار کے باوجود خوش حال، کامیاب زندگی گزارتے اور با اخلاق طرز عمل اپناتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ اس سب کے ہوتے ہوئے اسلام کی ضرورت کہاں باقی رہ جاتی ہے؟

جواب

یہ سوال بہت بنیادی اور اہم ہے، اور آج کے دور میں بہت سے غیر مسلم اس طرح سوچتے ہیں کہ جب دنیا میں اسلام سے ہٹ کر بھی لوگ اچھی، با اخلاق اور خوش حال زندگی گزار رہے ہیں، تو آخر اسلام کی ضرورت کیا باقی رہ جاتی ہے؟ اس کے جواب کے لیے درج ذیل نکات کو پیش نظر رکھنا مفید ہے۔

(1) اخلاق کا مستقل حوالہ صرف اسلام دے سکتا ہے:

دنیا میں اخلاق کی کچھ عمومی قدریں مثلاً سچائی، عدل، امانت، رحم دلی وغیرہ بظاہر اسلام کے بغیر بھی اپنائی جاتی ہیں، لیکن اصل سوال یہ ہے کہ ان اخلاقی اصولوں کی بنیاد اور اتھارٹی کیا ہے؟ اگر کسی معاشرے کا کسی شے کو اخلاقی قدر بنا لینا ہی اخلاقی قدر کی بنیاد ہے تو ذرا سوچیں کہ اگر کوئی معاشرہ کسی تعصب کو اپنی اخلاقی قدر اور وجہِ برتری بنا لے جیسے صدیوں تک گورے رنگ والے خود کو کالوں سے افضل کہتے اور سمجھتے رہے اور اس کے مطابق کالوں سے بدترین سلوک کرتے رہے تو کیا گوروں کی پوری سوسائٹی کا یہ اصول اپنا لینا اور اسی رنگ و نسل کی متعصبانہ اخلاقی قدر بنا کر ملکی قوانین تک اس کے مطابق بنانا اور کالوں سے امتیازی سلوک کرنا درست تھا؟

معلوم ہوا کہ اگر قانون سازی محض انسانی رائے، مفاد یا معاشرتی تبدیلیوں پر مبنی ہو تو اخلاقیات کی کوئی پائیدار بنیاد باقی نہیں رہتی۔ اسلام ہی وہ مستقل بنیاد ہے جو اخلاق کو وقتی، علاقائی اور طبقات کے فرق سے نکال کر عالمگیر، ازلی اور دائمی بنا دیتا ہے۔ اسلام یہ سکھاتا ہے کہ اخلاقیات صرف اس لیے نہیں اپنائی جاتیں کہ وہ فائدہ دیتی ہیں، بلکہ اس لیے کہ یہ اخلاقی قدریں تمام انسانوں کے پیدا کرنے اور پالنے والے خدا کا حکم ہیں۔ چونکہ اسلامی اخلاقیات خدا کی عطا کردہ ہوتی ہیں اور خدا کی جانب سے ان پر حساب و کتاب اور جواب دہی کا عقیدہ موجود ہوتا ہے تو وہ اس بات کی ضامن ہوتی ہیں کہ انسان اندھیرے میں بھی نیکی کرے، تنہائی میں بھی خیر اپنائے اور دنیا کے فائدے نقصان سے بلند ہو کر حق بات پر قائم رہے۔

(2)انسانی فطرت کے تقاضے جسمانی کے ساتھ روحانی بھی ہیں :

انسانی نفس محض حیوانی تقاضوں کا مجموعہ نہیں، بلکہ اس کی ساخت میں ایک لطیف اور غیر مادی عنصر موجود ہے جسے "روح" کہا جاتا ہے ۔ یہی روح انسان کو باقی مخلوق سے ممتاز کرتی ہے ۔ روح کی پرورش کھانے پینے، شہرت، پیسے یا دنیاوی کامیابی سے نہیں ہوتی بلکہ یہ ایک اعلیٰ ہستی یعنی خالق سے رابطے سے توانائی حاصل کرتی ہے ۔ اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ کئی بظاہر کامیاب انسان، جیسے مشہور اداکار یا ارب پتی تاجر، اندر سے ٹوٹے ہوئے، بے سکون اور مایوس ہوتے ہیں ۔ اسلام ہی وہ واحد ذریعہ ہے جو انسان کی روحانی پیاس بجھاتا ہے، اسے خدا سے جوڑتا ہے، اور اس کے اندر اطمینان و سکون پیدا کرتا ہے ۔ نماز، دعا، ذکر، روزہ، حج اور عبادات روح کی غذا ہیں ۔ اسلام کے بغیر انسان، خواہ کتنی ہی ترقی کر لے، اندر سے کھوکھلا ہی رہتا ہے ۔

(3)اسلام زندگی کا مکمل، ہم آہنگ اور مربوط نظام دیتا ہے :

دنیا کے مختلف شعبوں کے لیے مختلف نظریات موجود ہیں : سیاست کے لیے سیکولرزم، معیشت کے لیے سرمایہ داری، نفسیات کے لیے سائنسی تحلیل، لیکن ان میں سے کوئی بھی انسان کو ایک ہم آہنگ اور کلی نظام زندگی نہیں دیتا ۔ اسلام وہ واحد نظام ہے جو انسانی زندگی کے ہر پہلو فرد، خاندان، معیشت، حکومت، اخلاق، تعلقات، عبادات، حتیٰ کہ موت کے بعد کی زندگی کو باہم مربوط انداز میں منظم کرتا ہے ۔ اسلام انسان کو ٹکڑوں میں نہیں، بلکہ ایک کلی، ہم آہنگ، متوازن اور بامقصد اکائی کے طور پر تربیت دیتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی معاشروں میں زندگی کے ہر پہلو میں ایک خاص ترتیب، پاکیزگی، ذمے داری اور روحانی رنگ دکھائی دیتا ہے، جب کہ غیر اسلامی معاشرے اکثر الجھن، بے سمتی اور ذہنی انتشار کا شکار رہتے ہیں ۔

(4)زندگی کے مقصد کی وضاحت صرف اسلام کرتا ہے :

خدائی دین پر ایمان کے بغیر انسان زندگی کو ایک اتفاق، ایک حیاتیاتی حادثہ سمجھتا ہے ۔ اس تصور کے ساتھ انسان کتنا بھی کامیاب ہو جائے، ایک دن اسے یہ سوال ضرور تنگ کرتا ہے : "میں یہاں کیوں آیا ہوں؟ میری کامیابی کا مطلب کیا ہے؟" اسلام اس سوال کا واضح اور تسلی بخش جواب دیتا ہے کہ انسان صرف کھانے، سونے اور عیش کرنے کے لیے پیدا نہیں ہوا بلکہ اللہ کی عبادت، اس کی رضا، دنیا کی اصلاح اور آخرت کی تیاری کے لیے پیدا ہوا ہے ۔ یہی مقصد زندگی کو بامعنی بناتا ہے، اس میں قربانی، عزم، استقامت اور بصیرت پیدا کرتا ہے ۔ اسلام کے بغیر انسان صرف ایک مشین ہے جو چل رہی ہے، لیکن کیوں چل رہی ہے، اسے خود بھی نہیں معلوم اور اسلام سے ہٹ کر گزاری جانے والی زندگی میں اگر کچھ مقاصد کو پورا کیا بھی جا رہا ہے تو اسلام کے عطا کردہ جامع مقاصد والی زندگی بہر حال کسی صورت وجود میں نہیں آ پاتی ۔

(5)اسلام حقیقی مساوات، اخوت اور بھائی چارے کا علمبردار ہے :

دنیا کے تمام غیر اسلامی نظام طبقاتی تفاوت، رنگ و نسل کے امتیاز، لسانی یا علاقائی غرور، یا معاشی طاقت پر مبنی عزت و ذلت کو فروغ دیتے ہیں ۔ لیکن اسلام انسان کو یہ پیغام دیتا ہے کہ سب برابر ہیں ۔ نہ نسل کا غرور، نہ مال کا تکبر، نہ رنگ کی بنیاد پر فخر ۔ سب انسان

حضرت آدم کی اولاد ہیں اور اللہ کے ہاں عزت کا معیار صرف ایمان و تقویٰ و کردار ہے۔ یہی وہ تعلیم ہے جو انسانوں کو باہم جوڑتی ہے اور مشرق و مغرب کے انسانوں کو ایک دوسرے کے برابر کر دیتی ہے، طبقات میں تقسیم ہونے سے بچاتی ہے اور ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیتی ہے جو حقیقی اخوت، برابری اور باہمی عزت و محبت پر قائم ہوتا ہے۔

(6) اسلام انسان کو خالص نیکی اور بے لوث اخلاق سکھاتا ہے:

دنیاوی اخلاقیات اکثر نفع و نقصان سے جڑی ہوتی ہیں۔ مثلاً، "سچ بولو تاکہ لوگ تم پر اعتماد کریں"، "مدد کرو تاکہ کل تمہاری مدد ہو" یونہی دکاندار اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجا کر رکھتا ہے۔ یہ سب در اصل لین دین کی بنیاد پر اخلاق ہیں۔ اسلام سکھاتا ہے کہ نیکی اس لیے کرو کہ یہ اللہ کو پسند ہے، چاہے دنیا تمہیں سراہے یا نہیں۔ اسلام انسان کو ریا سے پاک نیت دیتا ہے، اور خالص جذبے کے ساتھ نیکی کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ جب نیکی کا معیار خدا کی رضا ہو، تو انسان رات کی تاریکی میں بھی بھوکے کو کھانا دے کر مطمئن ہو جاتا ہے اور نام و نمود کا محتاج نہیں رہتا۔

(7) اسلام آخرت کا تصور دے کر انسان کو باکردار اور مہذب بناتا ہے:

اگر کسی انسان کو یقین ہو کہ مرنے کے بعد کچھ نہیں، کوئی جزا سزا نہیں، تو وہ صرف قانون سے بچنے کے طریقے سوچے گا، نہ کہ صحیح اور غلط کی پروا کرے گا۔ لیکن اسلام انسان کو سکھاتا ہے کہ تمہارا ہر عمل، ہر بات، ہر قدم ایک ریکارڈ بن رہا ہے، جس کا ایک دن حساب ہوگا۔ یہ عقیدہ انسان کو ظالم ہونے سے روکتا ہے، اسے تنہائی میں بھی پاکیزگی کا پابند رکھتا ہے اور اس کے اندر ایک اعلیٰ داخلی نگران پیدا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی انسان، عام طور پر، قانون کے بغیر بھی نیکی کی راہ پر قائم رہتا ہے، جب کہ غیر اسلامی انسان صرف اس وقت رکتا ہے جب اسے سزا کا خوف ہو۔

(8) اسلام حلال و حرام کی واضح تمیز فراہم کرتا ہے:

سائنس اور سوشل کنٹریکٹ انسان کو بتا سکتے ہیں کہ کون سی چیز فزیکل یا سوسائٹی کے لیے نقصان دہ ہے، لیکن یہ نہیں بتا سکتے کہ خدا کے نزدیک کیا چیز قابل قبول ہے اور کیا نہیں۔ اسلام وہ رہنمائی فراہم کرتا ہے جو انسانی فطرت، روح، عقل اور معاشرے کی بہتری کے لیے ضروری ہے۔ مثلاً: سود بظاہر نفع دیتا ہے، شراب وقتی خوشی دیتی ہے، فحاشی کو بعض لوگ آزادی کہتے ہیں، لیکن اسلام بتاتا ہے کہ یہ سب چیزیں انسان کو کہیں انفرادی اور کہیں اجتماعی سطح پر تباہ کر دیتی، روحانیت کو مٹا دیتی، اور معاشروں کو گرا دیتی ہیں۔ اسلام "حلال" اور "حرام" کی ایسی لکیر کھینچتا ہے جو انسان کی انفرادی و اجتماعی اصلاح کی ضامن ہوتی ہے۔

(9) خالق سے صحیح تعلق کا ذریعہ صرف اسلام ہے:

جیسے انسانوں سے رابطے کے لیے فون، انٹرنیٹ یا ملاقات کے متعدد ذرائع ہیں، ایسے ہی خالق، پروردگار، مالک اور رازق سے تعلق کے بھی ذرائع ہیں لیکن مخلوق کے خود ساختہ تمام طریقے ناقص ہیں جبکہ خود خالق کے بتائے ہوئے طریقے درست اور مضبوط ہیں اور ان طریقوں کو خدا نے اسلام کے ذریعے بتایا۔ اسلام ہی وہ ذریعہ ہے جو دعا، نماز، عبادت اور روحانی بندگی کے ذریعے انسان کو براہِ

راست خدا سے جوڑتا ہے۔ اسلام کی تعلیمات انسان کو یہ طاقت دیتی ہیں کہ وہ تنہائی میں بیٹھ کر بھی آسمانوں کے رب سے ہم کلام ہو، اپنے غم، دکھ، خوف، امید اور شکر کا اظہار کرے۔ یہ تعلق ہی انسان کو مضبوط بناتا ہے، چاہے دنیا اس کے ساتھ ہو یا نہیں۔ خدا سے جڑنے والا کبھی کمزور نہیں ہوتا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء: 26 ربیع الآخر 1448ھ/09 اکتوبر 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
دارالافتاء اہلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net